فوائد السالکین
ملفوظات
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی رحمۃ اللہ علیہ
مرتبہ
حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ
ناشر
مکتبہ جام نور
۴۲۲، مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۶۔

ہوتی ہے

مردانِ غیب کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا کہ جس آدمی سے مردانِ غیب کی ملاقات ہوتی ہے پہلے وہ اسے آواز دیتے ہیں۔ جب وہ اس میں یکتا ہو جاتا ہے۔ تو پھر اپنے تئیں اس پر ظاہر کرتے ہیں۔ پھر اسے مجلس سے بلا لیتے ہیں۔ فرمایا کہ اس دعا گو کا ایک یار شیخ عثمان سنجری جو ہم خرقہ بھی تھا۔ وہ از حد مشغولِ حق تھا۔ چنانچہ اسے مردانِ غیب آواز دیا کرتے تھے۔ چونکہ شیخ نے اپنا کام اور بھی بڑھا لیا تھا۔ اس لئے اس سے ملاقات بھی کرتے تھے۔ ایک دن دو یاروں کے ہمراہ مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور میں بھی اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے ایک شیخ کے آنے پر لبیک کہا۔ انہوں نے کہا۔ آتے ہو یا ہم چلے جائیں۔ یونہی کہ اس نے یہ بات کہی مجلس سے اٹھ بیٹھا اور آواز کی طرف چلا گیا۔ ہم سے دور یہاں تک کہ نظر سے غائب ہو گیا۔ مجھے معلوم نہ ہوا کہ وہ کہاں گیا اور اسے کہاں لے گئے۔

خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ تقواہٗ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ اگر چلنے والا ایک خاص سمت میں چلتا ہے۔ اور اس کا یقین کامل ہے۔ اور کمالیت کی امید رکھتا ہے تو یقیناً وہ کمالیت کو پہنچ جاتا ہے

اس کے بعد اسی موقعہ پر فرمایا کہ ایک مرتبہ میں اور قاضی حمید الدین ناگوری خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ وہاں پر شیخ برہان الدین نام ایک بزرگ جو خواجہ ابوبکر شبلی کا غلام تھا۔ اور از حد بزرگ تھا۔ خانہ کعبہ کا طواف کرنے آیا تھا ہم نے بھی اس کے پیچھے اس طرح طواف کرنا شروع کیا کہ جہاں وہ قدم رکھتا ہم بھی وہیں رکھتے۔ چونکہ وہ پیر روشن ضمیر تھا۔ سمجھ گیا۔ اس نے کہا۔ میری ظاہری متابعت کیوں کرتے ہو؟ اگر کرنی ہے۔ تو باطنی کرو۔ اور جو ہمارا عمل ہے۔ اس پر کاربند رہو۔ ہم دونوں نے اس سے پوچھا کہ آپ کونسا عمل کرتے ہیں شیخ مذکور نے کہا کہ ہم ایک دن میں بیس ہزار مرتبہ قرآن شریف ختم کرتے ہیں۔ ہم دونوں نے اس بات سے بڑا تعجب کیا۔ کہ یہ بزرگوار کیا کہتا ہے۔ ہم نے خیال کیا کہ اس نے شاید ہر سورۃ کا کوئی خاص حصہ زبانی یاد کیا ہوگا۔ اتنے میں اس نے سر اٹھا کر مجھے کہا۔ خبردار!

ایسا نہیں بلکہ ہم حرف بحرف پڑھتے ہیں۔ مولانا علاؤ الدین کرمانی بھی حاضرِ مجلس تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ کرامت ہے۔

خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ تقواہٗ نے فرمایا کہ ہاں! جو بات عقل میں آ سکے۔ وہی کرامت ہوتی ہے۔ اس کے بعد خواجہ نے آب دیدہ ہو کر فرمایا۔ کہ جو شخص حقیقت کے مرتبے پر پہنچا ہے۔ اپنی نیک اعمالی کے باعث پہنچا ہے۔ اگرچہ فیض سب پر ہوتا ہے۔ لیکن تاہم کوشش لازم ہے

اس کے بعد مجلس میں آنے اور پیر کی خدمت میں باادب بیٹھنے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ تو خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ تقواہٗ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ جب کوئی شخص مجلس میں آئے۔ تو جہاں خالی جگہ دیکھے۔ وہیں بیٹھ جائے۔ کیونکہ آئندہ جگہ بھی اسی کی دی ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ ایک مرتبہ دعا گو اجمیر میں شیخ معین الدین حسن سنجری کی خدمت میں مولانا صدر الدین کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ مولانا صدر الدین نے فرمایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مقام پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور اصحاب گرداگرد بیٹھے ہوئے تھے کہ تین آدمی باہر سے آئے۔ ایک نے اس حلقہ میں جگہ پائی۔ وہ وہیں بیٹھ لیا دوسرا جس نے اس حلقہ سے باہر جگہ دیکھی۔ وہ وہیں بیٹھ گیا۔ اور تیسرے نے جب جگہ نہ پائی۔ تو واپس چلا گیا۔ اسی وقت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے۔ اور عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے حلقہ میں جگہ پائی ہے۔ اس کو ہم نے اپنی پناہ میں لے لیا۔ اور جو حلقے سے پیچھے بیٹھا ہے۔ ہم اس سے بہت شرمندہ ہیں۔ اور قیامت کے دن ہم اسے رسوا نہیں کریں گے۔ اور تیسرا جو چلا گیا ہے۔ جو ہماری رحمت سے دور ہو گیا۔ اور مرحوم قاضی حمید الدین ناگوری نے عرض کی۔ جو شخص چلا گیا اگر وہ نہ چلا جاتا۔ تو کیا کرتا۔

خواجہ قطب الاسلام نے فرمایا کہ یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ انسان مجلس میں جہاں جگہ پائے۔ بیٹھ جائے اور اسی جگہ بیٹھا رہے۔ کیونکہ آئندہ جگہ بھی وہی ہوتی ہے یا حلقہ سے پیچھے بیٹھ جائے۔ لیکن ہر حال میں دائرہ کے درمیان نہ بیٹھے۔ اس واسطے کہ رسول اللہ